فادر ڈے اور مدر ڈے منانا کیسا؟

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3245

تاریخ اجراء: 03 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 06 نومبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فادر ڈے مدر ڈے منانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے مدر ڈے (Mother's Day) اور فادر ڈے (Father's Day) منانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے لعدم المنع الشرعی (شریعت کے طرف سے اس کی ممانعت نہ ہونے کی وجہ سے)۔

لیکن یہ بات واضح رہے کہ! ان دنوں کے منانے کا یہ مقصد و مطلب ہر گز نہیں ہونا چاہیے کہ صرف ایک مخصوص دن میں والدین کے ساتھ تھوڑی دیر بہت محبت و تعظیم والا رویہ اپنا لیا جائے اور پھر پورا سال جیسے چاہے ان کے ساتھ برتاؤ کیا جائے، ان کی تعظیم، خدمت اور فرمانبرداری وغیرہ کو فراموش کر دیا جائے، ان کا خیال نہ رکھا جائے وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ ہمارے دین اسلام نے والدین کے جو حقوق بیان فرمائے، یہ حقوق پوری زندگی کے لیے ہیں کہ جس وقت، جس جگہ جو حق ان کا بنتاہو وہ احسن طریقے سے ادا کیا جائے۔ والدین کے حقوق وہ نہیں کہ انسان ان کبھی بری الذمہ ہو۔

جب جب ان کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع آئے تو ادب و احترام کے دائرے میں رہتے ہوئے بات چیت کی جائے، کبھی ان کو جھڑ کا نہ جائے بلکہ ان کو اف تک کہنا حرام ہے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم ہے، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کی اطاعت و فرمانبرداری بھی لازم ہے اور ان کو راضی رکھنا بھی لازم ہے کہ حدیث پاک کے مطابق ان کو راضی رکھنے سے جنت کا مستحق اور ان کو ناراض کرنے پر جہنم کا مستحق ہوتا ہے۔

اطاعت کا مطلب ہے کہ جب کسی بات کا حکم دیں تو شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے اس پر عمل کرے۔

اور راضی رکھنے کا مطلب ہے کہ جو کام ان کو نا گوار گزرے، شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے اس سے گریز کرے اگرچہ اس سے بچنے کا انہوں نے صراحتاً حکم نہ دیا ہو۔

بلکہ ان کے حقوق ان کی وفات کے بعد بھی اولاد کے ذمہ لازم آتے ہیں۔ ان سب کی تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ کی جلد نمبر 21 میں موجود رسالہ "الحقوق لطرح العقوق" کا مطالعہ کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ(۲۴) ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔ (پارہ 15، سورہ بنی اسرائیل، الآیۃ: 23-24)

جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے: "عن عبد اللہ بن عمرو، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: رضا الرب في رضا الوالد، وسخط الرب في سخط الوالد" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (جامع الترمذی، جلد 4، صفحہ 310، حدیث نمبر 1899، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، مصر)

سنن نسائی کی حدیث پاک ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "یا رسول اللہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک، فقال: "ھل لك من ام؟" قال: نعم، قال: "فالزمها، فإن الجنة تحت رجليها" ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اور آپ کے پاس آپ سے مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری ماں موجود ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: انہیں کی خدمت میں لگے رہو، کیونکہ جنت ان کے دونوں قدموں کے نیچے ہے۔ (سنن نسائی، جلد 6، صفحہ 11، حدیث نمبر 3104، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

بہارشریعت میں ہے"ابن ماجہ نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ!(صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟فرمایا کہ"وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔"یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہو گے۔"(بہارشریعت، ج03، حصہ16، ص553، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے"قلت، ولیس البران لا تعصیھما اذا صرحا بشیٔ وتخالفھما فی ماسوی ذٰلک ولکن البران لاتاتی مایکرھانہ وان لم یخاطباک فیہ بشیٔ فانہ الطاعۃ والارضاء کلاھما واجبان والمعصیۃ والاسخاط جمیعا محرمان وھذان اعنی السخط والرضا لا یختصان بما تقدما فیہ بصریح البیان کمالا یخفی۔"ترجمہ:میں کہتا ہوں:اور والدین کے ساتھ نیکی یہ نہیں کہ جب وہ صراحتاً کسی کام کا حکم دیں تو اس میں ان کی نافرمانی نہ کرے اور اس کے علاوہ میں ان کی مخالفت کرتا رہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو کام ان کو ناگوار گزرے وہ نہ کرے اگرچہ انہوں نے اس کے متعلق تمہیں کوئی حکم نہ دیا ہو کیونکہ والدین کی اطاعت اور ان کو راضی رکھنا، دونوں لازم واجب ہیں اور نافرمانی اور ناراض کرنا، دونوں حرام ہیں اور یہ دونوں یعنی ناراض کرنا اور راضی کرنا، صرف اسی کے ساتھ خاص نہیں جہاں صراحتاً حکم ہو چکا ہو جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج10، ص678، 679، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net